خطبۂ استقبالیہ

راجہ جمنالال صاحب کھنور

صدر استقبالیہ

جلسۂ مسرت تخت نشینی اعلیٰحضرت خسرو دکن و برار خلد اللہ ملکہ

بسرپرستی

صدر انجمن پیشوایان مذاہب ممالک آصفیہ

بمقام

ٹاؤن ہال باغ عامہ منعقدہ ۔ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ م ۔ اگست ۱۹۴۶ء

معتمدین نشر و اشاعت

شیخ معین الدین نعیمی
وکیل ہائیکورٹ

لکشمی نارائن پرشاد
بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

شبیہ مبارک اعلیحضرت جلالت الملک حضور [illegible] خلد اللہ ملکہ



بتقریب جلسۂ حضرت تخت نشینی مبارک بہ سرپرستی
صدر انجمن پیشوایان مذاہب سلطنت آصفیہ

صدر عالی قدر، محترم پیشوایان مذاہب، معزز خواتین و برادرانِ وطن!

اُس پرم پتا پرماتما کی بارگاہ میں صمیم قلب کے ساتھ میں اپنا سرِ عبودیت خم کرتا ہوں جس کی اُپار کرپا اور نوازش ہائے بے پایاں نے اس بندہ ناچیز کو اس قابل بنایا اور یہ سوبھاگیہ عطا فرمایا کہ آج اس پرمسرت قومی عید سعید کے لطف آفریں اور حیات پرور اجتماع میں عالیجناب صدر عالی قدر و محترم پیشوایان مذاہب، اور آپ تمام معزز مہمانوں کے سواگت اور خیر مقدم کی عزت و سعادت حاصل کر سکوں؛

بزرگانِ قوم!

اس ریاست ابد مدت کے ایک دیرینہ سیوک اور حضرت سلطان العلوم شہریار دکن و برار کے ایک ادنیٰ پرستار کی حیثیت سے میں اس غیر معمولی اعزاز اور سرفرازی کے لئے آپ تمام محترم بزرگان قوم اور معزز برادرانِ وطن کی خدمت میں اپنا پرخلوص ہدیہ تشکر پیش کرتا ہوں۔

برادرانِ وطن!

ہندوستان کی تاریخ میں مغلیہ دور ایک نمایاں اور درخشاں باب کا حامل ہے۔ اس کی سطوت و شوکت اور جاہ و جلال کی شہرت سے نہ صرف ایشیائی ممالک گونج رہے تھے بلکہ اس کے دبدبہ حکومت اور شاہانہ تزک و احتشام کے جلوؤں نے مغربی ممالک کو بھی خیرہ کر دیا تھا۔ غرض کہ اس کی علم نوازی، ادب پروری، معدلت گستری، ملک کی خوشحالی اور دولت کی فراوانی کا آوازہ اقصائے عالم کے ہر گوشہ میں پہنچ چکا تھا۔ یورپ کی ادبیات میں جہاں کہیں مغلیہ سلطنت کا ذکر خیر آتا ہے متعصب سے متعصب ادیب و مورخ بھی اس کی عام خصوصیات عظیم برکات اور درخشاں روایات کو تسلیم کئے بغیر نہیں رہتا۔

حضراتِ محترم!

"ہر کمالے را زوالے" نسل تیموری کی قسمت کا چمکتا ہوا سورج کئی صدیوں کی ضیا پاشیوں کے بعد زمانہ کی تیز و تند گھٹاؤں میں چھپ گیا اور ہندوستان جنت نشان کے طول و عرض میں افراتفری اور طوائف الملوکی کی تاریکیاں پھیلتی گئیں بالآخر جس کا یہ حسرت ناک انجام ہوا کہ اقلیم ہند کی بڑی بڑی بہادر قومیں جو

سیاست اور رُود رمینی میں بے مثل تھیں اپنا اثر اور اقتدار اس طرح کھو بیٹھیں کہ پھر کسی طرح اُبھر نہ سکیں۔ ایسے پُر آشوب اور بھیانک دور میں اس ریاست ابد مدت کے صلح کل اور روشن ضمیر بانی حضرت آصف جاہ اول مرحوم و مغفور نے اپنی غیر معمولی فراست بےنظیر حسن تدبر اور قابل ستائش بیدار مغزی سے کام لیا۔ اور انتہائی پے بہ پے مشکلات کے باوجود مغلیہ تہذیب و تمدن کی اُن مٹتی ہوئی شاندار روایات کو نہ صرف حوادث روزگار کے دست بُرد سے محفوظ رکھا بلکہ ان سے سرزمین دکن کو آراستہ و پیراستہ فرمایا اور ایک آزاد حکومت کی بنا و ڈالی۔

سامعین کرام!

یہ خیال درست نہیں ہے کہ نسل تیموری کے آخری تاجدار کی شمع حیات کے گل ہوتے ہی مغلیہ دور کی ان تمام درخشاں روایات کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو گیا آج جو نو وارد حیدرآباد فرخندہ بنیاد کی سرزمین پر قدم رکھتا ہے۔ اور یہاں کے آداب و مراسم باہمی تعلقات۔ تہذیب و معاشرت۔ طریقہ تمدن۔ پر خلوص مہمان نوازی۔ طرز حکمرانی اور شاہانہ عظمت و جلال کو دیکھتا ہے تو شعوری یا غیر شعوری طور پر اس کے ذہن میں مغلیہ دور کی اُن بے نظیر روایات کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور اس کو یہاں مغلیہ دور کی

تاریخی ہستیاں زندہ چلتی پھرتی نظر آتی ہیں۔ یوں تو خانوادہ آصفیہ کے سب تاجدار اپنے اپنے عہد میمنت مہد میں ایک خاص مقام پر جلوہ گر نظر آتے ہیں مگر حضرت ظلِ سبحانی کی ذات شاہانہ خاندان آصفی میں نہایت ہی درخشاں روایات اور جامع صفات کی حامل ہے۔ حضور والا میں شہنشاہانِ مغلیہ کی وہ تمام بہترین عادات و صفات اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جھلکتی نظر آتی ہیں۔ تیمور کی غیر معمولی ہمت، بابر کی زبردست عظمت، ہمایوں کا صبر آزما استقلال، اکبر کی صلح سیاست، جہانگیر کی روادارانہ عدل گستری، شاہ جہاں کی حیرت انگیز امن پسندی اور تعمیری ذوق اور عالمگیر کی سادہ زندگی اور مذہب پرستی غرض کہ ہر زاویہ نگاہ سے شہریار دکن و برار کی عظیم المرتبت شخصیت نہ صرف حیدرآباد فرخندہ بنیاد بلکہ ہندوستان کے طول و عرض میں بھی ایک نمایاں اور اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔

معزز حاضرین!

آج یہ جشن تخت نشینی مبارک بلا شک و شبہ ہم سب کے لئے ایک قومی عید سعید کی حیثیت رکھتا ہے۔ بہی خواہان ملک اور خادمان ریاست ابد مدت کی بے پایاں مسرت اور غیر متزلزل وفادارانہ اظہار عقیدت کے لئے

ممدوح اصفیا ایم جانثار حضور اقدس اعلیٰحضرت
جلالت الملک خلد اللہ ملکہ



راجہ جوالا لال صاحب اہلوڑ صدر راجساکھیا ایم

FINE PRESS

اس سے بہتر اور کونسا موقع نصیب ہو سکتا ہے یہ ہماری عین خوش قسمتی قابل صد مبارکباد ہے کہ ہم اپنے محبوب اور ہر دلعزیز شاہ ذیجاہ حضرت سلطان العلوم شہریار دکن و برار کے جلوس مسند نشینی مبارک کو انتہائی پرخلوص و والہانہ عقیدت سے منا رہے ہیں حیران ہوں کہ میں اس جشن مبارک کی مسرت و عقیدت کے ملے جلے جذبات کا اظہار کن الفاظ میں کروں۔ آج دکن کے ہر فرد پر ایک پاکیزہ عقیدت کا روح پرور اور نشاط افزا کیف طاری ہے۔ کیوں نہ ہو ریاست ابد مدت کا ہر طبقہ خواہ وہ کسی مکتب خیال اور کسی سیاسی رجحان کا حامل ہو حضرت بندگان عالی کی ذات اقدس سے وابستگی کو اپنے لئے سرمایۂ صد افتخار سمجھتا ہے۔

جناب والا!

حضرت حکیم السیاست کے سریر آرائے سلطنت ہوتے ہی رعایائے دکن کی زندگی کے ہر شعبہ میں ایک نہ معلوم تیزی کے ساتھ کچھ ایسی حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے کہ اس کی مثال تاریخ دکن کے اوراق میں بمشکل مل سکتی ہے۔ یہ محض خیال نہیں بلکہ ایک صاف اور صریح حقیقت ہے کہ جلوس مبارک کے یوم مسعود ہی سے ہمارے محبوب اور ہر دلعزیز بادشاہ کو اپنی ریاست ابد مدت کی رعایا

برایا کی یکساں بہبود فلاح کی فکر دامنگیر رہی ہے۔ جس پر ہم حیدرآبادی بجا طور پر فخر و مباہات کر سکتے ہیں کہ ہمارے خداوند نعمت کو اپنی عزیز رعایا کی خوشحالی اور ترقی کا کتنا خیال ہے۔

اگر میں اس دورِ ہمایونی کی تمام ترقی پذیر اصلاحوں کا ذکر کروں جن سے ملک کا ہر فرد بخوبی واقف ہے۔ تو کافی وقت لگ جائے گا۔ کیونکہ یہ مختصر سی صحبت اُن تمام دلچسپ تفصیلات کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ تاہم میں سرسری طور پر عرض کرونگا کہ حضرت پیر و مرشد حکیم السیاست سلطان العلوم کی نکتہ رس عمیق نظر نے ٹھیک وقت پر ریاست ابد مدت کے انتظامی اور تعلیمی امور کا بغائر مطالعہ فرمایا ہے اور ان تمام نقائص سے بہت جلد پوری طور پر آگاہی فرمائی ہے۔ غرض حضور پرنور نے اپنی عزیز رعایا کو معراج ترقی پر لے جانے کے لئے جو ہر حقیقی کوشش کا عزم فرمالیا ہے وہ قابل صد تحسین و شکر ہے۔ چنانچہ ہماری نگاہوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ انتظام مملکت اور رفاہ عامہ کے تمام شعبہ جات میں جو ارتقا کی غیر معمولی جھلک دکھائی دینے لگی ہے وہ سب حضور والا کی بے مثل مساعی جمیلہ کی رہین منت ہے۔ حیدرآباد کی یہ روز افزوں ترقی حضرت جہاں پناہی کے بے نظیر تدبر و رواداری و اعلیٰ سیاسی قابلیت

اور قوی عزم ثبات کا ادنیٰ کرشمہ ہے ہم بہی خواہان اور خادمان دولت آصفی قوی توقع

رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی اسی طرح حضرت اقدس و اعلیٰ کے مراحم خسروانہ کے سائے عاطفت میں

دن دونی رات چوگنی ترقی کے منازل طے کرتے رہینگے۔ وقت آئیگا اور دنیا

دیکھے گی کہ ہم کسی ترقی یافتہ متمدن ملک سے کسی بات میں بھی پیچھے نہیں ہیں۔

حضرات مکرم!

عالیجناب عزت مآب نواب نائب صدر اعظم بہادر کی مایہ ناز ہستی کسی تعارف کی

محتاج نہیں ہے صرف اس قدر عرض کرنا کافی سمجھتا ہوں کہ یہ برگزیدہ ہستی دکن کے کامیاب

ماہرین نظم و نسق کی جماعت کا ایک درخشندہ ستارہ ہے اس محترم ہستی کو ریاست کے امور کے

ہر شعبہ پر گہرا لگاؤ اور اس کا وسیع مطالعہ اور تجربہ حاصل ہے جو مختلف مواقع پر روز روشن کی

طرح ظاہر ہو چکا ہے اعلیٰحضرت بندگانعالی نے جناب ممدوح کو جو نائب وزارت عظمیٰ جیسی

خدمت جلیلہ پر مامور بکار فرمایا ہے وہ ممدوح کی اعلیٰ قابلیت کی دلیل ہے۔ آخر میں میں ایکبار

عزت مآب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود آج کے

حیات پرور جلسے کی صدارت فرما کر ہم سب کو اپنے زرین اور بیش بہا خیالات سے مستفید

ہونے کا موقع عنایت فرمایا۔

اگر میں اپنے خطبۂ استقبالیہ میں "صدر انجمن پیشوایان مذاہب مملکت آصفیہ" کا ذکر خیر نہ کروں جن کی بہترین کوششوں سے اس مبارک و مسعود جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا ہے۔ تو یہ میری ناشکر گزاری ہوگی اس مقدس انجمن کا مسلسل اور پیہم یہ پرچار ہی رہا ہے کہ ملک میں امن و شانتی اور ریاست کے بسنے والے تمام برادران وطن میں محبت اور ہم آہنگی پیدا ہو چنانچہ آج کا یہ جلسہ مسرت انہیں کوششوں کا آئینہ دار ہے۔

معزز خواتین و حضرات!

مکرر میں آپ تمام حضرات کا خیر مقدم کرتے ہوئے شکریہ ادا کرتا ہوں اور صمیم قلب کے ساتھ سکھ اور شانتی کے دینے والے مالک حقیقی کی بارگاہ میں اعلیٰحضرت بندگانعالی خسرو دکن و برار و شہزادگان والاتبار و شہزادیاں فرخندہ فال اور خانوادۂ شاہی کے جملہ ارکان کی ترقی عمر و اقبال و جاہ و جلال کے لئے دعا کرتے ہوئے میں اپنا خطبہ استقبالیہ ختم کرتا ہوں۔ ع

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد